سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (1) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
خٰشِعُوْنَ (2) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (3) وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (4) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (5) اِلَّا
عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (6) فَمَنِ
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (7) وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (8) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (9)
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ (10) الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ (11) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (12)
ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ (13) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ
لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (14)
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ (15) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (16)
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ (17)

وقف لازم

سورۃ المؤمنون مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ ایمان کی کامیابی اور کافروں کے خسارے میں پڑنے کا بیان۔

تفسیر: (1) اللہ پر ایمان لانے والے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والے اپنا مطلوب حاصل کرنے میں اور جس سے وہ ڈرتے تھے، اس سے نجات پانے میں کامیاب ہوگئے۔

(2) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز میں خشوع اور عاجزی اختیار کرنے والے ہیں کہ اس میں ان کے اعضاء: ہاتھ پاؤں وغیرہ پُرسکون رہتے ہیں اور ان کے دل ہر طرح کے شغل سے خالی رہتے ہیں۔

(3) اور وہ جو ہر طرح کے باطل، تمام فضولیات اور نافرمانی پر مبنی اقوال وافعال سے منہ پھیر لینے والے ہیں۔

(4) اور وہ جو اپنے آپ کو گھٹیا کاموں سے پاک رکھنے والے اور اپنے مال پاک کرنے کے لیے باقاعدگی سے زکاۃ ادا کرنے والے ہیں۔

(5) اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو زنا، لواطت (لڑکوں سے بدفعلی) اور فحش حرکات سے دور رکھ کر ان کی حفاظت کرنے والے ہیں، چنانچہ وہ پاک باز اور طاہر ہیں۔

(6) سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے، کیونکہ ان سے جنسی تعلقات وغیرہ قائم کر کے لذت حاصل کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔

(7) پھر جس نے بیویوں اور اپنی زیرِ ملکیت لونڈیوں کے علاوہ جنسی تسکین کا کوئی راستہ اختیار کیا تو وہ اللہ کا حلال کیا ہوا فائدہ اٹھانے کا راستہ چھوڑ کر حرام کی طرف جانے کی وجہ سے اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں پار کرنے والا ہے۔

(8) اور وہ جنھیں اللہ تعالیٰ کسی چیز پر امین بنائے یا اس کے بندے کوئی امانت انھیں سونپیں تو وہ اس کی پوری طرح حفاظت کرنے والے ہیں، اسے ضائع نہیں کرتے اور وہ اپنے وعدوں کی بھی پاسداری کرنے والے ہیں۔ دونوں چیزوں کو پوری طرح ادا کرتے ہیں۔

(9) اور وہ جو اپنی نمازیں ہمیشہ، بروقت اور ارکان وواجبات اور مستحبات (جائز امور) کے ساتھ ادا کر کے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(10) انھی مذکورہ صفات والے لوگ ہی وارث ہیں۔

(11) جو اعلیٰ ترین جنت کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جہاں ان کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔

(12) یقیناً ہم نے تمام انسانوں کے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس کی مٹی اس جوہر سے لی گئی جو پانی اور مٹی کے گارے سے لیا گیا تھا۔

(13) پھر ہم نے ان کی اولاد کو بذریعہ سلسلۂ تناسل نطفے سے پیدا کیا جو پیدائش تک رحمِ مادر میں قرار پکڑتا ہے۔

(14) پھر ہم نے ماں کے رحم میں قرار پکڑنے والے اس نطفے کو سرخ لوتھڑے کی شکل دی، پھر اس سرخ لوتھڑے کو گوشت کے چبائے ہوئے ٹکڑے جیسا کر دیا، پھر اس گوشت کے ٹکڑے سے مضبوط ہڈیاں پیدا کیں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر اس میں روح پھونک کر اور اسے دنیا کی زندگی کی طرف باہر نکال کر اس کی ایک دوسری بناوٹ بنا دی۔ سو برکتوں والا ہے وہ اللہ جو پیدا کرنے والوں میں سب سے اچھا ہے۔ (15) پھر تم اے لوگو! یہ تمام مراحل طے کرنے کے بعد ایک دن ضرور مر جاؤ گے جب تمھاری مدت پوری ہو جائے گی۔ (16) پھر اپنی موت کے بعد قیامت کے دن بلاشبہ تم اپنی قبروں سے اٹھائے جاؤ گے تاکہ ان اعمال کے بارے میں تمھارا محاسبہ ہو جو تم نے آگے بھیجے۔ (17) اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور ہم اپنی مخلوق سے غافل ہیں نہ اسے بھولنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ کامیابی کے مختلف اسباب ہیں۔ ان کی معرفت اور انھیں بروئے کار لانے کی حرص نہایت اچھی بات ہے۔ ❀ درجہ بدرجہ تخلیق اور مرحلہ وار شریعت کا نزول اللہ تعالیٰ کا دستور اور قانون ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖۗ وَاِنَّا عَلٰى
ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ
اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً (وقف لازم)
تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ
اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا
مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع (1 22 1)
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ ۚۖ اِنْ هُوَ
اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ
وَحْیِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ
زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

(18) اور ہم نے ضرورت کے مطابق آسمان سے بارش کا پانی اتارا، نہ زیادہ کہ بگاڑ پیدا کرے اور نہ تھوڑا کہ کافی نہ ہو، پھر ہم نے اسے زمین میں ٹھہرا دیا جس سے انسان اور چوپائے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یقیناً ہم اس پر خوب قادر ہیں کہ اس پانی کو (گہرائی میں) لے جائیں اور تم فائدہ نہ اٹھا سکو۔

(19) اسی پانی کے ذریعے سے ہم نے تمھارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیے کہ ان میں تمھارے لیے مختلف شکلوں اور رنگوں کے بہت سے پھل لگتے ہیں، جیسے انجیر، انار اور سیب اور انھی میں سے تم کھاتے ہو۔

(20) اسی پانی سے ہم نے تمھارے لیے زیتون کا درخت پیدا کیا جو طور سینا پہاڑ کے خطے سے نکلتا ہے۔ یہ تیل پیدا کرتا ہے جو اس کے پھل سے نکلتا ہے۔ وہ تیل روٹی وغیرہ پر لگانے کے لیے اور بطور سالن استعمال ہوتا ہے۔

(21) اے لوگو! بلاشبہ تمھارے لیے ان چوپایوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) میں بہت بڑی عبرت اور دلیل ہے کہ تم ان سے اللہ کی قدرت اور اپنے اوپر اس کے لطف وکرم کی دلیل پکڑ سکتے ہو۔ ہم تمھیں ان چوپایوں کے پیٹوں میں سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار اور مزیدار ہے اور تمھارے لیے ان میں اور بھی بہت سے منافع ہیں جن کے ذریعے سے تم ان سے فائدہ اٹھاتے ہو، جیسے سوار ہونا، ان کی اون، پشم اور بال استعمال کرنا اور ان میں سے کچھ کا تم گوشت بھی کھاتے ہو۔

(22) ان چوپایوں میں سے اونٹ پر تم خشکی میں سوار ہوتے ہو اور سمندر میں تم کشتیوں پر سوار کیے جاتے ہو۔

(23) یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ انھیں اللہ کی طرف بلاتے رہے اور انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

(24) تب ان کی قوم کے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے چودھریوں اور سرداروں نے اپنے پیروکاروں اور عوام سے کہا: یہ جو خود کو رسول سمجھتا ہے، یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے جو تم پر فضیلت اور سرداری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ ہماری طرف کوئی رسول بھیجنا چاہتا تو فرشتوں میں سے رسول بھیجتا، انسانوں میں سے نہ بھیجتا۔ ہم نے تو اس جیسا دعویٰ اپنے اگلے باپ دادوں اور بڑوں میں سنا ہی نہیں۔

(25) اس شخص کو تو محض جنون ہے۔ اسے پتا ہی نہیں کہ وہ کیا کہتا ہے، لہٰذا اس کا انتظار کرو حتی کہ اس کا معاملہ لوگوں کے سامنے کھل جائے۔

(26) نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کی وجہ سے تو ان سے میرا بدلہ لے۔

(27) تو ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری ہدایات کے مطابق کشتی بنا۔ ہم تجھے بتائیں گے کہ وہ کیسے بنانی ہے، پھر جب انھیں ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آ جائے اور روٹیاں پکانے والی جگہ، یعنی تنور سے پوری قوت کے ساتھ پانی نکلنا شروع ہو جائے تو تو ہر زندہ چیز کا ایک جوڑا، یعنی نر اور مادہ اس کشتی میں بٹھا لے تاکہ نسل کا سلسلہ جاری رہے اور اپنے اہل (گھر والوں) کو بھی اس میں سوار کر لے، سوائے ان کے جن کی ہلاکت کا فیصلہ اللہ کی طرف سے پہلے سے ہو چکا ہے، جیسے تیری بیوی اور بیٹا (کنعان) اور جنھوں نے کفر کر کے ظلم کیا ہے، مجھ سے ان کے نجات پانے اور ہلاکت سے بچانے کی درخواست مت کرنا۔ وہ ہر صورت میں طوفان کے پانی میں غرق کر کے ہلاک کیے جائیں گے۔

فوائد: ❀ بارش برسانے اور اسے سراسر مفید بنانے سے اللہ تعالیٰ کے اس لطف وکرم کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔

❀ زیتون کے درخت کی قدر و منزلت کا ذکر کیا گیا ہے۔

❀ مشرکوں کا پتھروں کو معبود قرار دینا اور بشر کی نبوت کا انکار کرنا، ان کی کم عقلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اپنے رسولوں کی مدد کرنے کا ثبوت جس وقت امتوں نے ان کی تکذیب کی۔

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا
وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾
ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا
مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ (2 ع 10 2)
الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ
وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُم بَشَرًا مِّثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا
لَّخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم
مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ
إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ﴿٤٢﴾

(28) پھر جب تم اور تمھارے ساتھ نجات پانے والے اہلِ ایمان کشتی پر اطمینان سے سوار ہو جائیں تو کہنا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کافروں سے نجات بخشی اور انھیں ہلاک کر دیا۔

(29) اور کہنا: میرے رب! مجھے مبارک جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔

(30) بلا شبہ اس مذکورہ امر، یعنی نوح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دینے اور کافروں کو ہلاک کرنے میں بڑے واضح دلائل ہیں کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد کرنے اور انھیں جھٹلانے والوں کو تباہ و برباد کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور یقیناً ہم قومِ نوح کی طرف نوح علیہ السلام کو بھیج کر ان کا امتحان لینے والے ہیں تاکہ مومن اور کافر، نیز فرمانبردار اور نافرمان کا پتا چل جائے۔

(31) پھر قومِ نوح کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے ایک اور امت پیدا کی۔

(32) ہم نے ان میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا جس نے انھیں اللہ کی طرف بلاتے ہوئے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم اللہ کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اور اس کے حکم مان کر اس سے ڈرتے نہیں ہو؟!

(33) اس کی قوم کے ان وڈیروں اور سرداروں نے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، آخرت اور اس میں ملنے والی جزا و سزا کو جھٹلایا اور ہم نے دنیاوی زندگی میں انھیں نواز کر جو خوشحال کیا تھا اس بات نے انھیں سرکش (باغی) بنا دیا۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں اور عام لوگوں سے کہا: یہ تو تمھاری طرح انسان ہے۔ جس طرح کا کھانا تم کھاتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی کھاتا ہے اور جس طرح کا پانی تم پیتے ہو، اسی طرح کا یہ بھی پیتا ہے، اس لیے اسے تم پر کوئی امتیازی حیثیت اور نمایاں درجہ حاصل نہیں ہے کہ اسے تمھارا رسول بنا کر بھیجا جائے۔

(34) اگر تم نے کسی اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم سخت نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ اپنے معبودوں کو چھوڑ کر اس کی اطاعت سے تمھیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ ایسے شخص کی پیروی ہوگی جسے تم پر کوئی فضیلت نہیں۔ (35) کیا یہ شخص جو خود کو رسول سمجھتا ہے، تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تمھیں تمھاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟! کیا یہ بات عقل میں آتی ہے؟! (36) نہیں، یہ بات تو بہت دور ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ تمھارے مرنے کے بعد تمھیں تمھاری قبروں سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا جبکہ تم خاک میں مل چکے ہوگے اور تمھاری ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہوں گی۔

(37) زندگی تو بس دنیا ہی کی زندگی ہے، آخرت کی زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ ہمارے زندہ مر جاتے ہیں اور دوبارہ زندہ نہیں ہوتے اور دوسرے پیدا ہو جاتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں۔ ہمیں موت کے بعد قیامت کے دن حساب کے لیے قبروں سے نہیں نکالا جائے گا۔

(38) یہ شخص جو اپنے بارے میں تمھارا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، بس ایسا شخص ہے جس نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں۔

(39) رسول نے کہا: اے میرے رب! ان کے خلاف میری مدد فرما کہ انھوں نے جو مجھے جھٹلایا ہے، اس کا ان سے انتقام لے لے۔

(40) تب اللہ تعالیٰ نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: آپ کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے والے یہ لوگ اپنی اس حرکت پر بہت جلد پچھتانے والے ہیں۔

(41) بالآخر ان کے اپنی سرکشی کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہونے کے باعث ایک سخت ہلاک کرنے والی چیخ نے انھیں پکڑ لیا اور ان کو تباہ و برباد کر کے کوڑے کرکٹ کی طرح بنا دیا۔ سو ظالم لوگوں کے لیے تباہی ہے۔

(42) پھر انھیں ہلاک کرنے کے بعد ہم نے کئی دوسری قومیں اور امتیں پیدا کیں، جیسے: قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ یونس وغیرہ۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ❀ دنیاوی خوشحالی غفلت اور حق سے منہ پھیرنے کے اسباب میں سے ہے۔ ❀ کافر کا انجام پچھتاوا اور خسارہ ہے۔ ❀ ظلم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا
رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم
بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾ ثُمَّ
أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا
أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا
فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ
رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ (ع 3 18 3)
وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً
وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ
حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ
لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾

(43) ان جھٹلانے والی امتوں میں سے کوئی امت اپنی ہلاکت کے وقتِ مقرر سے آگے بڑھ سکی نہ پیچھے ہی رہ سکی، خواہ اس کے پاس کتنے ہی وسائل و اسباب تھے۔

(44) پھر ہم نے ایک دوسرے کے بعد پے در پے اپنے رسول بھیجے۔ ان امتوں میں سے جب بھی کسی امت کے پاس اس کی طرف بھیجا گیا رسول آیا، انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انھیں ایک دوسرے کے بعد ہلاک کر دیا اور ان کا وجود اس طرح ختم کیا کہ وہ صرف لوگوں کے لیے افسانہ بن کر رہ گئے۔ سو ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے رسولوں کے، ان کے رب کی طرف سے لائے ہوئے پیغام پر ایمان نہیں لاتے۔

(45) پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نو نشانیاں (عصا، ید بیضاء، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، طوفان، قحط سالی، پھلوں کی کمی) دے کر بھیجا اور واضح دلائل عطا کیے۔

(46) ہم نے ان دونوں کو فرعون اور اس کی قوم کے وڈیروں کی طرف بھیجا تو انھوں نے تکبر کیا اور ایمان کے حوالے سے ان کی بات نہ مانی اور وہ لوگوں پر ظلم و زیادتی کر کے چڑھ دوڑنے والی قوم تھی۔

(47) انھوں نے کہا: کیا ہم اپنے جیسے دو انسانوں پر ایمان لائیں جنھیں ہم پر کوئی برتری حاصل نہیں اور ان کی قوم (بنی اسرائیل) ہماری اطاعت کرنے والے اور ہماری ماتحتی کرنے والے ہیں؟!

(48) چنانچہ انھوں نے اسے جھٹلا دیا جو وہ دونوں اللہ کے پاس سے لائے تھے تو اس جھٹلانے کے سبب انھیں غرق کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

(49) ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو تورات دی تا کہ اس کے ذریعے سے ان کی قوم حق کی طرف راہ پکڑے اور اس پر عمل کرے۔

(50) ہم نے عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) اور ان کی والدہ مریم (علیہا السلام) کو اپنی قدرت کی دلیل اور عظیم نشانی بنایا، چنانچہ ان کے ہاں عیسیٰ (علیہ السلام) کا بغیر باپ کے حمل ٹھہرا اور ہم نے انھیں زمین سے ایک بلند جگہ پر ٹھکانا دیا جو رہائش کے لیے نہایت مناسب اور ہموار تھی اور وہاں پانی کا ایک جدید چشمہ جاری کیا۔

(51) اے رسولو! کھانے کے لائق جو چیزیں ہم نے تمھارے لیے حلال کی ہیں، وہ کھاؤ اور شریعت کے مطابق نیک عمل کرو۔ بلاشبہ تم جو عمل بھی کرتے ہو، میں اسے خوب جانتا ہوں۔ مجھ سے تمھارا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں ہے۔

(52) اے رسولو! بلاشبہ تم سب کا دین ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلام اور میں تمھارا رب ہوں۔ میرے سوا تمھارا کوئی رب نہیں، لہٰذا میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر مجھ ہی سے ڈرو۔

(53) پھر ان کے پیروکاروں نے ان کے بعد دین میں تفرقہ پیدا کیا اور وہ مختلف گروہوں اور دھڑوں میں بٹ گئے۔ ہر گروہ نے جسے دین قرار دیا، وہ اس پر خوش ہے کہ یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے اور وہ اس کی طرف توجہ دینے کے لیے تیار ہی نہیں جو دوسرے کے پاس ہے۔

(54) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! انھیں ان کی جہالت اور حیرانی و پریشانی میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ ان پر عذاب آجائے۔

(55) (56) اپنے پاس موجود چیزوں پر خوش ہونے والے یہ گروہ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی زندگی میں ہم نے انھیں جو مال اور اولاد دے رکھی ہے، یہ ان کے لیے اس خیر کا جلدی ملنے والا حصہ ہے جس کے وہ حقدار ہیں؟! معاملہ ایسے نہیں جیسے انھوں نے سمجھا ہے۔ یہ ہم انھیں ڈھیل دینے اور اچانک پکڑنے کے لیے دیے جا رہے ہیں لیکن وہ اسے محسوس نہیں کرتے۔

(57) بلاشبہ جو لوگ اپنے ایمان اور نیکی کے باوجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (58) اور جو اس کی کتاب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔

فوائد: ❀ قبولِ حق کی توفیق ملنے میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ❀ دل اور عمل کی اصلاح میں رزقِ حلال اور پاکیزہ کمائی کا بڑا عمل دخل ہے۔ ❀ توحید تمام انبیاء (علیہم السلام) کا دین اور ان کی دعوت رہی ہے۔ ❀ اللہ کی حدیں توڑنے والے فاسق و فاجر پر انعامات اس کی عزت و تکریم کی خاطر نہیں ہوتے، وہ محض مہلت اور ڈھیل کے لیے ہوتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ
قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ
غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾
حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَا تَجْـَٔرُوا
الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾
اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾
اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ
بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ
عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ
الربع
وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾
وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾

(59) اور جو اپنے رب کو ایک مان کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(60) اور جو پوری محنت و کوشش سے نیکی کے کام کرتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس بات سے ڈرتے بھی ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کا یہ خرچ کرنا اور ان کے نیک اعمال، روزِ قیامت جب وہ اس کی طرف لوٹ کر جائیں، قبول ہی نہ کرے۔

(61) ان عظیم صفات والے یہ لوگ ہی نیک اعمال کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور انھیں بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ دوسروں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

(62) اور ہم کسی نفس کو اسی قدر تکلیف دیتے ہیں جتنا عمل کرنے کی وہ طاقت رکھتا ہے۔ ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جس میں ہم نے ہر عمل کرنے والے کا عمل محفوظ کر رکھا ہے جو بلا شک و شبہ حق کے ساتھ بولے گی۔ ان کی کوئی نیکی کم کر کے نہ کسی گناہ کا اضافہ کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا۔

(63) بلکہ کافروں کے دل اس حق سچ بولنے والی کتاب اور ان پر نازل ہونے والی کتاب سے غفلت میں ہیں اور ان کے اس کفر کے علاوہ بھی بہت سے اعمال ہیں جنھیں وہ کرنے والے ہیں۔

(64) یہاں تک کہ جب ہم قیامت کے دن ان کے دنیا میں خوش حال لوگوں کو عذاب میں مبتلا کریں گے تو وہ چیخ پکار کرتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کر کے مدد طلب کریں گے۔

(65) تب انھیں اللہ کی رحمت سے مایوس کرنے کے لیے کہا جائے گا: آج تم نہ تو چیخ پکار کرو اور نہ مدد مانگو۔ یقیناً آج تمھارا کوئی مددگار نہیں جو تمھیں اللہ کے عذاب سے بچائے۔

(66) یقیناً دنیا میں تم پر اللہ کی کتاب کی آیات پڑھی جاتی تھیں تو تم انھیں سن کر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے ان سے منہ پھیر کر چلے جاتے تھے۔

(67) تم لوگوں پر غرور کرتے ہوئے یہ کام کرتے تھے، اس لیے کہ تم سمجھتے تھے کہ تم حرم والے ہو، حالانکہ تم اس کے خادم اور نگران نہیں کیونکہ اس کے اہل تو متقی لوگ ہیں۔ تم تو اس حرم کے پاس بیٹھ کر راتوں کو آپس میں نہایت بری باتیں کرتے ہو اور اس کی پاکیزگی کا ذرا لحاظ نہیں کرتے۔ (68) کیا یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے اس قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے کہ اس پر ایمان لائیں اور اس میں بتائے گئے احکام پر عمل کریں، یا ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان سے پہلے ان کے بڑوں کے پاس نہیں آئی تو انھوں نے اس سے منہ پھیرا اور اسے جھٹلایا۔ (69) یا انھوں نے محمد (ﷺ) کو پہچانا ہی نہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بھیجا تو وہ ان سے انجان بن گئے۔ یقیناً وہ آپ کو جانتے پہچانتے تھے اور آپ کی سچائی اور امانت داری سے بھی بخوبی واقف تھے۔ (70) بلکہ وہ کہتے ہیں: وہ تو مجنون ہے۔ یقیناً وہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ وہ تو ان کے پاس ایسا حق لائے ہیں جس کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں اور ان کی اکثریت حسد اور اپنے باطل پر بے جا اصرار کی وجہ سے حق سے نفرت کرنے والی اور بغض رکھنے والی ہے۔ (71) اگر اللہ تعالیٰ معاملات ان کی مرضی کے مطابق انجام دے تو آسمان و زمین اور ان کے درمیان کے معاملات کی ہر چیز ان کی انجام سے بے خبری اور صحیح اور غلط تدبیر سے لاعلمی کی وجہ سے درہم برہم ہو جائے۔ بلکہ ہم تو ان کے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں ان کی عزت ہے، اور وہ قرآن ہے، سو وہ اس سے اعراض کر رہے ہیں۔ (72) اے رسول (ﷺ)! آپ جو پیغام ان کے پاس لائے ہیں، کیا آپ ان سے اس کی مزدوری مانگتے ہیں اور اس وجہ سے وہ دعوت کو ٹھکرا رہے ہیں؟ آپ نے تو ایسا کیا ہی نہیں، اس لیے کہ آپ کے رب کا ثواب ان لوگوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی جزا سے بہتر ہے اور وہ پاک ذات بہترین روزی دینے والی ہے۔ (73) یقیناً آپ تو اے رسول (ﷺ)! انھیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلا رہے ہیں جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ اسلام کا راستہ ہے۔ (74) بلا شبہ جو لوگ آخرت پر اور اس میں ہونے والے حساب کتاب اور ملنے والی سزا و جزا پر ایمان نہیں رکھتے، یقیناً وہ اسلام کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری ٹیڑھی راہ کی طرف مائل ہونے والے ہیں جو آگ کی طرف لے جانے والی ہے۔

فوائد: ❀ مومن اپنے نیک اعمال کے قبول نہ ہونے کے بارے میں ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے۔ ❀ طاقت سے بڑھ کر ذمہ دار نہ ٹھہرانا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دلیل ہے۔
❀ خوشحالی استقامت میں رکاوٹ بننے والی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ ❀ انسانی عقلیں بہت سی مصلحتوں کو سمجھنے اور پانے میں ناکام رہتی ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ
وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا
مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ
عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا
مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ
وَمَنْ فِيْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْۢ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾

ع 4 27 4

(75) اگر ہم ان پر رحم کریں اور جس قحط اور بھوک میں وہ مبتلا ہیں، اس کو ان سے دور کر دیں تو وہ حق کو چھوڑ کر اور شک وشبہ کا شکار ہوکر اپنی گمراہی میں مزید سرکش ہو جائیں۔

(76) یقیناً ہم نے انھیں مختلف قسم کی مصیبتیں دے کر آزمایا مگر وہ لوگ پھر بھی اپنے رب کے سامنے جھکے نہ انھوں نے عاجزی اختیار کی اور نہ مصائب آنے پر گڑگڑا کر اللہ سے دعا ہی مانگی کہ الٰہی! انھیں ہم سے دور فرما دے۔

(77) یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ہر آسانی اور خیر سے فوراً مایوس ہو گئے۔

جب دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار ایسے شخص سے ممکن نہیں جو اپنے کان، آنکھیں اور عقل استعمال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں وہ انعامات یاد دلائے جو اس نے یہ چیزیں عطا کر کے ان پر کیے تھے، چنانچہ فرمایا:

(78) اے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والو! وہ اللہ پاک ہی ہے جس نے تمھارے لیے کان بنائے تاکہ تم سن سکو اور آنکھیں بنائیں تاکہ تم دیکھ سکو اور دل بنائے تاکہ تم ان کے ساتھ سمجھ سکو مگر اس کے باوجود تم ان نعمتوں پر اس کا بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

(79) اے لوگو! وہی اللہ ہے جس نے تمھیں زمین میں پیدا کیا اور اسی اکیلے کی طرف قیامت کے دن تم حساب کتاب اور بدلے کے لیے اکٹھے کیے جاؤ گے۔

(80) اور وہی اکیلا ایسا ہے جو زندہ کرتا ہے، اس کے سوا کوئی زندہ نہیں کرتا اور وہی اکیلا موت دیتا ہے، اس کے سوا کوئی موت دینے والا نہیں۔ وہی اکیلا دن رات کے ردوبدل کے اندازے کا مالک ہے کہ انھیں تاریک کرے یا روشن، لمبا کرے یا چھوٹا۔ کیا تم اس کی قدرت کو اور تخلیق وتدبیر میں اس کے اکیلا ہونے کو نہیں سمجھتے؟!

(81) بلکہ ان لوگوں نے بھی کفر میں وہی کہا جو ان کے باپ دادوں اور پہلوں نے کہا تھا۔

(82) انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کو ناممکن قرار دیتے ہوئے اور اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی تو ہمیں حساب کے لیے زندہ کر کے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟!

(83) یقیناً موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یہ وعدہ ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ وعدہ پورا ہوگا۔ یہ تو صرف پہلے لوگوں کی جھوٹی اور باطل کہانیاں معلوم ہوتی ہیں۔

(84) اے رسول (ﷺ)! مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والے ان کافروں سے پوچھیں: یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کا ہے؟ بتلاؤ، اگر جانتے ہو؟

(85) وہ ضرور کہیں گے: زمین اور اس میں موجود ہر چیز اللہ کی ہے۔ تو ان سے کہیں: کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے کہ زمین اور اس میں موجود ہر چیز جس کی ہے، وہ تمھاری موت کے بعد تمھیں زندہ کرنے پر بھی قادر ہے؟

(86) ان سے پوچھیے: ساتوں آسمانوں کا رب کون ہے؟ اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے جس سے بڑی کوئی مخلوق نہیں پائی جاتی؟ (87) وہ ضرور کہیں گے: ساتوں آسمان اور عرشِ عظیم اللہ کی ملکیت ہیں۔ تو آپ ان سے کہیں: کیا تم پھر بھی اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے نہیں ہوتا کہ اس کے عذاب سے بچ جاؤ؟ (88) ان سے پوچھیں: کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور کوئی چیز اس کی سلطنت سے خارج نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہے مدد کرے اور جسے وہ نقصان پہنچانا چاہے، اس کا کوئی دفاع کر سکتا ہے نہ اس سے عذاب ٹال سکتا ہے۔ اگر تمھیں علم ہے تو بتلاؤ؟ (89) وہ ضرور کہیں گے: ہر چیز کی بادشاہت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے، تو ان سے کہہ دیں: پھر تمھاری عقلیں کیوں ماری گئیں اور تم اس اقرار کے باوجود غیروں کی عبادت کیوں کرتے ہو؟!

فوائد: ❀ کافروں کا خود کو ملنے والی نعمتوں اور سزاؤں سے عبرت نہ پکڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ ❀ نعمتوں کی ناقدری کرنا کافروں کی صفت ہے۔
❀ اندھی تقلید حق تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔ ❀ الوہیت (اللہ کے معبودِ برحق ہونے) کا اقرار کیے بغیر محض ربوبیت (رب ہونے) کو تسلیم کرنے سے نجات ممکن نہیں۔

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ
5 ع 15 5 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ لا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ
ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ
فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ
خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

(90) معاملہ اس طرح نہیں جیسے ان کا دعویٰ ہے، بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اللہ کے شریک اور اولاد ہونے کا جو دعویٰ وہ کرتے ہیں، اس میں وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس بہتان سے بہت بلند وبالا اور بڑا ہے۔
(91) اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا جیسے کافر خیال کرتے ہیں اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود برحق ہے۔ اگر فرض کرلیں کہ اس کے ساتھ کوئی معبود برحق ہوتا تو ہر معبود اپنی اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق لیے پھرتا اور وہ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ معبود برحق ایک ہی ہے اور وہ ہے اکیلا اللہ، جو ہر اس نقص سے پاک اور مبرا ہے جو مشرک اولاد اور کسی شریک کے نام سے اس کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ وہ اس کی شان کے لائق نہیں۔
(92) وہ ہر اس چیز کو جاننے والا ہے جو اس کی مخلوق سے غائب ہے اور ہر اس چیز کو بھی جاننے والا ہے جس کا مشاہدہ ہوسکتا ہے یا حواس کے ذریعے سے اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اللہ پاک اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو۔ (93) اے رسول (ﷺ)! آپ (دعا کرتے ہوئے) کہیں: اے میرے رب! اگر تو مجھے ان مشرکوں کے بارے میں وہ عذاب دکھائے جس کا تو نے انھیں وعدہ دیا ہے۔ (94) اے میرے رب! اگر تو انھیں میری موجودگی میں سزا دے تو مجھے ان میں شامل نہ کرنا کہ ان پر آنے والا عذاب مجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے۔ (95) اور جس عذاب کی دھمکی ہم انھیں دے رہے ہیں، بلاشبہ ہم وہ سب آپ کو دکھانے پر قادر ہیں۔ ہم اس سے یا کسی دوسری چیز سے عاجز نہیں ہیں۔
(96) اے رسول (ﷺ)! آپ کے ساتھ جو برا سلوک کرے، اسے نہایت اچھے طریقے سے جواب دیں اس طرح کہ آپ اس سے درگزر کریں اور اس کے تکلیف دینے پر صبر کریں۔ جو کچھ یہ ہمارے بارے میں شرک کرتے ہیں اور حق کو جھٹلاتے ہیں اور آپ کو جو نازیبا القابات دیتے ہیں کہ آپ جادوگر اور مجنون ہیں، یہ سب ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ (97) اور دعا کریں کہ اے میرے رب! میں شیطانوں کے بہکاووں اور وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (98) اے میرے رب! میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے معاملات میں سے کسی بھی چیز میں دخل دیں۔ (99) یہاں تک کہ جب ان مشرکوں میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے اور وہ آیندہ صورت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اس نے جو عمر ضائع کی ہوتی ہے اور اس میں اللہ کے حق میں کوتاہی کی ہوتی ہے، اس پر حسرت اور پچھتاوے سے کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے دنیا کی زندگی کی طرف لوٹا دے۔ (100) تاکہ جب میں اس کی طرف واپس جاؤں تو نیک عمل کروں۔ ہرگز نہیں، ایسا کبھی نہیں ہوگا جیسے تو چاہتا ہے۔ یہ صرف ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے ورنہ بالفرض اگر اسے دنیا کی طرف بھیج بھی دیا جائے تو وہ جو وعدہ کررہا ہے، اسے وفا نہیں کرے گا۔ یہ فوت ہونے والے قیامت قائم ہونے اور دوبارہ اٹھائے جانے تک دنیا اور آخرت کے درمیان ایک برزخ، یعنی حجاب میں رہیں گے اور وہ دنیا کی طرف نہیں پلٹ سکیں گے کہ ان سے جو کمی رہ گئی، اس کا ازالہ کرسکیں اور جو انھوں نے بگاڑا، اس کی اصلاح کرسکیں۔ (101) جب صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ قیامت کا اعلان کرنے کے لیے دوسری مرتبہ صور میں پھونکے گا تو آخرت کی ہولناکیوں کی وجہ سے وہ رشتے داریاں بھول جائیں گے جن پر وہ فخر کرتے تھے اور اپنی فکر میں اس قدر مشغول ہوں گے کہ ایک دوسرے سے کچھ پوچھیں گے بھی نہیں۔ (102) پھر جن کی نیکیوں کے پلڑے ان کے گناہوں کے پلڑے سے بھاری ہوگئے تو وہی لوگ اپنے مطلوب کو حاصل کرکے اور اپنے مرہوب (جس سے وہ ڈرائے جاتے تھے) سے نجات پاکر کامیاب ہونے والے ہیں۔ (103) اور جن کے پلڑے ہلکے ہوگئے کہ ان کی برائیاں ان کی نیکیوں سے زیادہ ہوگئیں تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے نقصان دہ کام کرکے اور ایمان اور عمل صالح پر مبنی مفید کام چھوڑ کر خود کو ضائع کرلیا، وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ وہاں سے نکل نہیں سکیں گے۔ (104) آگ ان کے چہرے جھلساتی رہے گی اور ان کے چہروں کے شدید بگاڑ کی وجہ سے ان کے اوپر اور نیچے والے ہونٹ سکڑ جائیں گے اور ان کے دانت ظاہر ہوجائیں گے۔

فوائد: ❀ کائنات کا نظام قائم رہنے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل پیش کی گئی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ❀ برائی کرنے والے کے ساتھ حسنِ سلوک والا معاملہ کرنا اسلامی ادب ہے جس کے مخالف پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ❀ شیطان کے وسوسوں اور اس کے مکروفریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا نہایت ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوا
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا
وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿١٠٨﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ
رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٠٩﴾
فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ
تَضْحَكُونَ ﴿١١٠﴾ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ
الْفَائِزُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾
قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ﴿١١٣﴾
قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾
أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾
فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ
لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾ ع 6 26 6

(105) انھیں لعن طعن اور ملامت کرنے کے لیے کہا جائے گا: کیا دنیا میں تمھارے سامنے قرآن کی آیتیں تلاوت نہیں کی جاتی تھیں، پھر بھی تم انھیں جھٹلاتے تھے؟!

(106) وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی جس کا تجھے پہلے سے علم تھا اور واقعی ہم حق سے بھٹکے ہوئے لوگ تھے۔

(107) اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال، پھر اگر ہم دوبارہ وہی کفر اور گمراہی اختیار کریں جس پر پہلے تھے تو ہم یقیناً خود پر ظلم کرنے والے ہیں، اب ہمارا عذر ختم ہوگیا۔

(108) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ذلیل و رسوا ہو کر آگ ہی میں رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

(109) بلاشبہ مجھ پر ایمان لانے والی میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہ کہتی رہی: اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ایمان لا چکے۔ تو ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم پر اپنی مہربانی سے رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

(110) لیکن تم نے اپنے رب سے دعائیں کرنے والے ان مومنوں کو مذاق کا نشانہ بنا کر ان سے ٹھٹھا ہی کیا اور تم نے ان کا اس قدر مذاق اڑایا کہ اس مذاق میں مشغول رہنے نے تمھیں اللہ کی یاد بھی بھلا دی اور تم ان پر ہنستے اور ان کا مذاق ہی اڑاتے رہے۔

(111) میں نے (آج) قیامت کے دن ان ایمان لانے والوں کو اللہ کی اطاعت پر ڈٹ جانے اور تمھاری طرف سے ملنے والی تکلیفیں برداشت کرنے کا بدلہ جنت کی کامیابی کی صورت میں دیا ہے۔

جب انھوں نے دنیا کی طرف لوٹ جانے کی درخواست کی تاکہ جو بگاڑ پیدا کر کے وہ آگئے ہیں، اس کی اصلاح کریں تو اللہ تعالیٰ نے جو عمر انھیں عطا کی تھی، اس کی یاد دلائی کہ اگر وہ چاہتے تو ان کے لیے اس میں توبہ کرنا ممکن تھا:

(112) اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: تم زمین میں کتنے سال رہے؟ اور تم نے اس میں کتنا وقت ضائع کیا؟

(113) اس پر وہ جواب دیتے ہوئے کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں۔ سو ان سے پوچھ لے جو دنوں اور مہینوں کا حساب رکھتے تھے۔

(114) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: واقعی تم دنیا میں بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے ہو جس میں اطاعت پر ڈٹے رہنا نہایت آسان تھا، کاش! تم اپنے ٹھہرنے کی مقدار جانتے ہوتے۔

(115) اے لوگو! کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ بس ہم نے تمھیں یونہی حکمت کے بغیر کھیلتے ہوئے پیدا کیا ہے اور چوپایوں کی طرح تمھیں کوئی ثواب اور سزا نہیں ہوگی۔ تم قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟!

(116) پس اللہ پاک ہے جو اپنی مخلوق کے حالات اپنی مرضی سے بدلنے والا بادشاہ ہے۔ وہ خود حق ہے۔ اس کا وعدہ بھی حق ہے، اس کی بات حق ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اس عرشِ کریم کا رب ہے جو تمام مخلوقات میں سب سے بڑا ہے اور جو کائنات کی سب سے بڑی مخلوق کا رب ہو، وہی تمام مخلوقات کا رب ہے۔

(117) جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کے عبادت کا حقدار ہونے کی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو (اور اللہ کے سوا ہر معبود کا یہی حال ہے) تو اس کے برے عمل کا بدلہ اس کے پروردگار کے ہاں ہے۔ وہی اسے اس پر عذاب دے کر بدلہ دے گا۔ بلاشبہ کافر اپنے مطلوب کے حصول اور عذاب سے نجات پانے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

(118) اے رسول (ﷺ)! کہیے: اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے، اپنی رحمت سے مجھ پر خصوصی رحم فرما اور تو گناہ گار پر سب سے بہتر مہربانی کرنے والا اور اس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

فوائد: ❀ کافر اللہ کے ہاں نہایت حقیر اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے۔ ❀ نیکو کاروں کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کرنے والا عذاب کا حق دار ہے۔ ❀ عمر کا ضائع ہونا کفر کے لوازمات میں سے ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا دعا کے آداب کا حصہ ہے۔ ❀ جب اللہ تعالیٰ نے سورت کا آغاز ان صفات کے بیان سے کیا جو کامیاب ہونے والے اہلِ ایمان کی ہیں تو مناسب تھا کہ اس سورت کا اختتام کافروں کے خسارے اور ناکامی کے ذکر سے کیا جاتا۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ② اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ
الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا
بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ
شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ④ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑥
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑦

سورۂ نور مدنی سورت ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: پاک دامنی اور عزتوں کی حفاظت کی دعوت دینا۔

تفسیر: (1) یہ ایک سورت ہے، ہم نے اسے نازل کیا، اس کے احکام پر عمل کرنا فرض قرار دیا اور اس میں واضح آیات اتاریں تاکہ تم اس میں بیان کیے گئے احکام سے نصیحت حاصل کرو اور ان پر عمل کرو۔

(2) اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو زنا کار عورت اور مرد اگر کنوارے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان دونوں پر حد قائم کرتے ہوئے تمھیں کسی قسم کی نرمی اور ترس کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کہ تم حد قائم نہ کرو یا اس میں کمی کرو اور ان پر حد قائم کرتے وقت اہلِ ایمان کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے تاکہ ان کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہو اور ان کے لیے اور دوسرے لوگوں کے لیے عبرت کا باعث ہو۔

(3) زنا کا گھناؤنا پن واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ جسے زنا کی لت پڑی ہو، وہ اپنے جیسی زانیہ ہی سے شادی کی رغبت رکھے گا یا پھر مشرکہ سے نکاح کرے گا جو زنا سے نہیں بچتی، حالانکہ اس کے ساتھ نکاح کرنا ناجائز ہے اور جس عورت کو زنا کی عادت ہو، وہ بھی اپنے جیسے زانی یا مشرک ہی سے نکاح کرنا پسند کرے گی جو زنا سے پرہیز نہیں کرتا، حالانکہ اس سے شادی کرنا اس کے لیے حرام ہے۔ زانیہ سے نکاح کرنا اور زانی کو رشتہ دینا مومنوں کے لیے حرام ہے۔

(4) جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں (اور یہی حکم پاک دامن مردوں کا ہے) پھر وہ ان پر لگائے ہوئے اپنے زنا کے بہتان پر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو اے وقت کے حکمرانو! انھیں اسّی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہ پاک دامنوں پر بہتان لگانے والے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔

(5) مگر جن لوگوں نے اس کا ارتکاب کرنے کے بعد اللہ کے حضور توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی توبہ اور گواہی قبول کرنے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(6) جو مرد اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود ان کی ذات کے سوا کوئی اور ان کے گواہ نہ ہوں جو ان کی اس تہمت کے صحیح ہونے کی تصدیق کریں تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس نے اپنی بیوی پر زنا کی جو تہمت لگائی ہے، اس میں وہ یقینی طور پر سچا ہے۔

(7) پھر وہ پانچویں قسم کھائے اور اپنے آپ کو بد دعا دیتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر وہ اس پر تہمت لگانے میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ کی لعنت کا حقدار ٹھہرے۔

فوائد: ❀ بڑے بڑے معاملات پر گفتگو کرنے سے پہلے تمہید باندھنا ان معاملات کے عظیم ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔

❀ زانی شخص مسلمان معاشرے میں اپنی عزت و وقار اور ہمدردی کھو بیٹھتا ہے۔

❀ زانیوں پر معاشرتی اور سماجی پابندیاں معاشرے کو ان سے بچانے کے لیے ہیں، نیز وہ انھیں زنا سے روکنے کا ذریعہ ہیں۔

❀ بہتان لگانے والے کو مادی سزا (حد لگانا) اور معنوی سزا دینا (اس کی گواہی قبول نہ کرنا اور اس پر فسق کا حکم لگانا) اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جرم نہایت خطرناک ہے۔

❀ واضح دلیل کے بغیر زنا ثابت نہیں ہوتا اور دلیل کے بغیر دعویٰ بہتان تصور ہوگا۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا (ع 1 10 7)
تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ
مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا
هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ
لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ
هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

(8) اب عورت پر حد زنا نافذ ہوگی۔ اس سے یہ حد ایک صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ بھی چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کے شوہر نے اس پر جو الزام لگایا ہے، اس میں وہ جھوٹا ہے۔

(9) پھر وہ اپنی پانچویں قسم میں اپنے آپ کو بددعا دیتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کرے کہ اگر اس کا شوہر تہمت لگانے میں سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ کا قہر ہو۔

(10) اے لوگو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ بہت زیادہ قبول کرنے والا نہ ہوتا اور اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا نہ ہوتا تو بہت جلد تمھیں تمھارے گناہوں کی سزا دے دیتا اور تمھیں اس کے ساتھ رسوا کر دیتا۔

(11) اے مومنو! بلاشبہ جن لوگوں نے بہت بڑا بہتان باندھا (اس سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مراد ہے) وہ ایک گروہ ہے جو تم سے تعلق رکھتا ہے۔ تم ان کے اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے، کیونکہ اس میں تمھارے لیے اجر و ثواب ہے، مومنوں کی جانچ پڑتال ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ام المومنین کی براءت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص جو اس بہتان لگانے میں شریک ہوا، اس کے لیے اتنی ہی سزا ہے جتنا اس نے اس میں حصہ لے کر گناہ کمایا۔ اور جس نے اس کا آغاز کر کے اس کو پھیلانے میں سب سے زیادہ حصہ لیا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے اور اس سے مراد رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی ابن سلول ہے۔

(12) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب مومن مردوں اور مومنہ عورتوں نے اس بہت بڑے بہتان کی بابت سنا تو وہ اپنے ان اہلِ ایمان بہن بھائیوں کے بارے میں نیک گمان کرتے جن پر تہمت لگائی گئی تھی اور کہتے کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

(13) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر اتنا بڑا بہتان لگانے والے اپنی اس بہتان بازی کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہ کیوں نہ لائے جو اس الزام کے صحیح ہونے کی گواہی دیتے۔ جب وہ چار گواہ نہیں لائے، اور کبھی لا بھی نہیں سکیں گے، تو یہ بہتان لگانے والے ہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

(14) اے مومنو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل و کرم اور اپنی رحمت نہ کرتا کہ اس نے تمھیں جلد سزا نہیں دی اور تم میں سے جس نے توبہ کی، اس کی توبہ قبول کی تو ام المومنین پر اس بہتان گھڑنے میں مشغول ہونے کے سبب تم پر بہت بڑا عذاب آ جاتا۔

(15) (وہ وقت یاد کرو) جب تم اس کے جھوٹ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے یہ بیان کر رہے تھے اور اپنے مونہوں سے یہ بات نکال رہے تھے، حالانکہ تمھیں اس کا ذرا بھی علم نہ تھا۔ تم اسے ہلکی اور معمولی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے ہاں وہ بہت بڑی بات تھی کیونکہ یہ سراسر جھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پاک دامن پر بہتان تھا۔

(16) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ جھوٹی بات سنی تو تم کہتے: ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم ایسی بری بات مونہوں سے نکالیں۔ اے ہمارے رب! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ ام المومنین پر انھوں نے جو یہ تہمت اور بہتان لگایا ہے، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔

(17) اللہ تعالیٰ تمھیں وعظ و نصیحت کرتا ہے کہ اگر تمھارا اللہ پر ایمان ہے تو آیندہ کبھی اس بہتان بازی جیسا کام نہ کرنا کہ کسی معصوم پر زنا کا بہتان لگاؤ۔

(18) اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام و مواعظ پر مشتمل آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔ وہ اپنی تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ منافقوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمان معاشرے کے قابلِ اعتماد مراکز کے بارے میں جھوٹی خبریں پھیلا کر ان کا اعتماد ختم کر دیں۔ ❀ منافق کبھی کبھی بعض ایمان والوں کو بھی دھوکے سے اپنا ہم خیال بنا کر اپنے برے اعمال میں شریک کر لیتے ہیں۔ ❀ ساتوں آسمانوں کے اوپر سے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کی عظمت کو چار چاند لگا دیے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع 2 10 8 النصف
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن
يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ
اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَاتُ
لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ
لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ ع 3 6 9

(19) بلاشبہ جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہیں کہ اہلِ ایمان میں برے کام رواج پکڑیں اور زنا کی تہمت بھی ان میں سے ایک ہے تو ان کے لیے دنیا میں حدِ قذف کی صورت میں دردناک عذاب ہے اور آخرت میں ان کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس کے بندوں کا معاملہ جس طرف لوٹتا ہے، اس سے بھی آگاہ ہے اور وہ ان کی مصلحتوں سے بھی خوب واقف ہے اور تم یہ بات نہیں جانتے۔

(20) اے اس تہمت اور بہتان میں پڑنے والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور وہ تم پر خصوصی شفقت اور مہربانی کرنے والا نہ ہوتا تو وہ ضرور تمھیں جلد سزا دیتا۔

(21) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! شیطان جو باطل کو بنا سجا کر پیش کرتا ہے، اس کی راہوں پر نہ چلو۔ جو اس کی راہوں پر چلتا ہے تو وہ بلاشبہ اسے برے کاموں اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے اور شریعت کے مخالف کاموں کی راہ دکھاتا ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان نہ ہوتا تو تم میں سے اگر کوئی توبہ بھی کر لیتا، تب بھی وہ اسے پاک صاف نہ کرتا، لیکن اللہ جسے چاہے، اس کی توبہ قبول کر کے اسے پاک صاف کرتا ہے۔ اللہ تمھاری باتیں خوب سننے والا اور تمھارے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(22) تم میں سے جو دین میں فضیلت و بزرگی والے ہیں اور مال میں بھی کشادگی رکھتے ہیں، انھیں اپنے ان ضرورت مند رشتے داروں پر جو فقیر ہیں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کا شرف بھی انھیں حاصل ہے، ان کی غلطی کی وجہ سے خرچ نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے بلکہ انھیں چاہیے کہ وہ انھیں معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ جب تم انھیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو تو اللہ تمھارے قصور معاف کر دے؟! اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر خوب مہربان ہے، اس لیے اس کے بندوں کو بھی اسی راہ پہ چلنا چاہیے۔ یہ آیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انھوں نے مسطح رضی اللہ عنہ پر خرچ نہ کرنے کی قسم کھائی تھی کیونکہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔

(23) بلاشبہ جو لوگ پاک دامن، بدکاری سے دُور بھولی بھالی مومن خواتین پر بہتان لگاتے ہیں، وہ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

(24) یہ عذاب انھیں قیامت کے دن ہوگا جس دن ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ جھوٹے بول بولتے رہے اور ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ (25) اس دن اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کے ساتھ انھیں پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے، لہٰذا اس کی دی ہوئی ہر خبر، وعدہ یا وعید بھی واضح حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ (26) تمام خبیث مرد وخواتین اور برے اقوال وافعال انھی کے لائق ہیں جو خبیث ہوں اور تمام پاکیزہ مرد وخواتین اور عمدہ اقوال وافعال انھی کے لائق ہیں جو پاکیزہ ہوں۔ یہ پاکیزہ مرد اور عورتیں ان تمام باتوں سے بَری ہیں جو ان کے بارے میں خبیث مرد وخواتین کہتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش کا پروانہ اور عزت کی روزی ہے اور اس سے مراد جنت ہے۔

فوائد: ❀ افواہوں پر کان دھرنے سے پہلے ان کی تصدیق ضروری ہے۔
❀ شیطان کے دھوکے اور وسوسے نافرمانیوں کے ارتکاب کی دعوت ہیں، لہٰذا مومن کو ان سے بچ کر رہنا چاہیے۔
❀ توبہ اور نیک عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، بندے کا اختیار نہیں ہے۔
❀ غلطی کرنے والے کو معاف کرنا اور اس سے درگزر کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔
❀ پاک دامن عورتوں اور مردوں پر بہتان لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا
فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ
بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى
عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

جب پردے والے اعضاء کو دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے جو اس زنا کے ارتکاب کا باعث بنتی ہے جس کا ذکر سورت کے شروع میں ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا تاکہ چھپانے کے قابل اعضاء پر نظر پڑنے سے بچا جا سکے، چنانچہ فرمایا:

(27) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک ان کے رہنے والوں سے اندر جانے کی اجازت نہ لے لو اور انھیں سلام نہ کر لو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سلام اور اجازت کے لیے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ یہ اجازت طلب کرنے کا جو حکم تمھیں دیا گیا ہے، یہ تمھارے لیے اچانک داخل ہونے سے بہت بہتر ہے تاکہ جو تمھیں حکم دیا گیا ہے، تم اس سے نصیحت پکڑو اور اس پر عمل کرو۔

(28) اگر تمھیں ان گھروں میں کوئی نہ مل سکے تو اس وقت تک ان میں داخل نہ ہو جب تک تمھیں ایسا شخص اندر جانے کی اجازت نہ دے جسے اجازت دینے کا اختیار ہے۔ اگر گھر والے تمھیں لوٹ جانے کا کہیں تو تم لوٹ جاؤ اور داخل نہ ہو۔ بے شک یہ اللہ کے ہاں تمھارے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور تم جو عمل کرتے ہو، اللہ انھیں خوب جانتا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(29) تم پر ایسے عام مکانوں میں بلا اجازت داخل ہونے پر کوئی گناہ نہیں جو کسی کی ملکیت نہ ہوں اور عوام کے فائدے کے لیے بنائے گئے ہوں، جیسے لائبریریاں اور بازار کی دکانیں وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ تمھارے وہ اعمال و احوال خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

جب نظر ڈالنا زنا کا پیش خیمہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کے لیے نظر کی حفاظت کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

(30) اے رسول (ﷺ)! مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں ان عورتوں اور پردے کی چیزوں سے روک کر رکھیں جن کا دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حرام کاموں سے حفاظت کریں اور انھیں ظاہر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے رک جانا اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنا ان کے لیے اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ ضرور انھیں اس کی جزا دے گا۔

(31) مومن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں ان پردے والی چیزوں سے بچا کر رکھیں جنھیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اور اپنی شرمگاہوں کو بدکاری سے دور رکھ کر اور چھپا کر ان کی حفاظت کریں۔ اجنبیوں (غیر محرموں) کے لیے اپنی زینت ظاہر نہ کریں ماسوا اس کے جو از خود اس میں سے ظاہر ہو جائے جس کا چھپانا ممکن نہ ہو، جیسے کپڑے وغیرہ۔ انھیں چاہیے کہ کھلی جگہوں پر اپنے کپڑوں کی اوپر والی اوڑھنیوں سے بکل مار لیا کریں تاکہ ان کے بال، چہرے اور گردنیں چھپ جائیں اور اپنی پوشیدہ زیب و زینت اور سجاوٹ ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی میل جول کی قابل اعتماد عورتوں کے، خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر، یا غلام اور لونڈیوں کے جو ان کی ملکیت میں ہوں یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جنھیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہو یا ان بچوں کے جو کم عمری کی وجہ سے عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہیں۔ عورتیں اس طرح زور زور سے اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی چھپی زینت، جیسے پازیب وغیرہ معلوم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب کے سب نظر بازی وغیرہ کی صورت میں ہونے والے گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکو اور جس بات کا تمھیں ڈر ہے، اس سے نجات پا سکو۔

فوائد: ❀ اجازت لینے کا شرعی حکم نظر کی حفاظت اور چادر اور چار دیواری کا تقدس اور پاکیزگی قائم رکھنے کے لیے ہے۔ ❀ عوامی مقامات میں اجازت کے بغیر جانا جائز ہے۔ ❀ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ان چیزوں سے نگاہیں بچا کر رکھنا فرض ہے جنھیں دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں۔ ❀ عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہے۔ ❀ ہیجان پیدا کرنے والے وسائل استعمال کرنا منع ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن
يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن
فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ
إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا
تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ
4 ع 8 10 خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي
زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ
مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ
لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَ
يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ
اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾

جب شادی میں تاخیر زنا عام ہونے کا ایک سبب تھا تو اللہ تعالیٰ نے نکاح کے سلسلے میں بے نکاحوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمایا:

(32) اے مومنو! تم ان مردوں کی شادیاں کردو جن کی بیویاں نہیں ہیں اور ان آزاد عورتوں کی بھی جن کے خاوند نہیں ہیں۔ اپنے مومن غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کردو۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے وسیع فضل سے امیر بنا دے گا اور اللہ تعالیٰ وسیع رزق والا ہے۔ کسی کو مال دار کر کے اس کے رزق کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے خوب واقف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ بے نکاحوں کی شادی کردیں تو ساتھ ہی غیر شادی شدہ لوگوں کو حکم دیا کہ اگر ان کی شادی کا کوئی انتظام نہ ہو تو وہ پاکدامنی اختیار کریں، چنانچہ فرمایا:

(33) جو لوگ اپنے فقر کی وجہ سے نکاح کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، انھیں زنا کاری سے بچتے ہوئے پاک دامن رہنا چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع فضل سے انھیں مال دار بنا دے۔ غلاموں میں سے جو اپنے مالکوں کو مال دے کر آزادی کی تحریر لکھوانا چاہیں تو مالکوں کو چاہیے کہ ان کی یہ پیشکش قبول کر لیں اگر انھیں ان میں دین داری اور مال ادا کرنے کی اہلیت نظر آئے اور انھیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں جو مال دے رکھا ہے، اس میں سے انھیں بھی دیں کہ آزادی کے معاہدے کی جو رقم انھوں نے ان سے لینی ہے، وہ اس کا کچھ حصہ ان کو معاف کر دیں۔ مال کمانے کے لیے اپنی لونڈیوں کو بدکاری کرنے پر مجبور نہ کرو کہ ان سے کہو کہ بدکاری کر کے پیسے کما لاؤ، جیسا کہ عبداللہ بن ابی نے اپنی دو لونڈیوں کے ساتھ کیا جب انھوں نے پاکدامن اور زنا سے دور رہنے کا کہا۔ تم میں سے جو کوئی انھیں اس بدکاری پر مجبور کرے گا تو بلاشبہ انھیں مجبور کیے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے گناہ خوب بخشنے والا، ان پر نہایت مہربان ہے کیونکہ وہ مجبور ہیں اور گناہ انھیں مجبور کرنے والے پر ہے۔ (34) اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کو باطل سے الگ کر دینے والی ہیں۔ ہم نے تمھاری طرف ان مومن اور کافر لوگوں کی کہاوتیں (ضرب الامثال) نازل کی ہیں جو تم سے پہلے گزر گئے اور ہم نے تم پر ایسا وعظ اتارا جس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔ (35) اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور ان میں موجود چیزوں کا ہادی ہے۔ مومن کے دل میں اس پاک ذات کے نور کی مثال دیوار میں روشن دان (طاقچے) کی طرح ہے جو دوسری جانب سے کھلا نہ ہو، اس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو جو اس طرح چمک رہی ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارہ ہو۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جس پر صبح و شام دونوں اوقات براہِ راست دھوپ پڑنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ قریب ہے کہ اس کا تیل شفاف ہونے کی وجہ سے آگ لگائے بغیر خود ہی روشنی دینے لگے۔ اور جب اسے آگ چھوئے تو اس کی روشنی کا کیا عالم ہوگا؟! چراغ کی روشنی شیشے کی روشنی کو اور زیادہ بڑھاتی ہے۔ مومن کے دل میں جب ہدایت کا نور روشن ہو تو اس کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اسے قرآن کی پیروی کی توفیق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اشیاء کو ان سے ملتی جلتی چیزوں کی مثالیں بیان کر کے واضح کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ (36) یہ چراغ ایسی مساجد میں روشن ہوتا ہے جن کے ادب و احترام اور بنانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان میں اذان، ذکر اور نماز کے ذریعے سے اس کے نام کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش کے لیے دن کے اول و آخر میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے جنگ کے ذریعے سے غلامی کے اسباب تنگ کر دیے اور آزادی کے اسباب کو وسعت دی اور اس کی ترغیب دی۔ ❀ مال دے کر آزادی حاصل کرنا اور غلام کی مالی مدد کرنا تاکہ وہ آزادی حاصل کر سکے، یہ اس لیے ہے کہ غلام ایک ایسا حقیر طبقہ نہ بن جائے جسے بے حیائی اپنا اسیر بنائے رکھے۔ ❀ مومن کا دل نورِ فطرت سے منور ہے اور ہدایت ربانی کا نور اسے مزید چار چاند لگا دیتا ہے۔ ❀ مسجدیں رُوئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جنھیں اللہ نے بنایا ہے تاکہ ان میں اس کی عبادت کی جائے، اس لیے انھیں ظاہری اور معنوی گندگی سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ''النور'' بھی ہے جو اس کی صفت نور پر مشتمل ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ
بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۗ حَتّٰى اِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ
وَجَدَ اللّٰهَ عِندَهُ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ
كَظُلُمٰتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ
سَحَابٌ ۚ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۗ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ
يَرٰىهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ ع 5/6 11
اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ
عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ
يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهِ ۚ وَيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَآءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَن يَشَآءُ وَ
يَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَآءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾

(37) وہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر، کامل طریقے سے نماز ادا کرنے اور زکاۃ کے مصارف میں زکاۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل عذاب سے نجات پانے کی طمع اور اس کے خوف کے درمیان الٹ پلٹ ہو جائیں گے اور آنکھیں جس طرف بھی جائیں گی، الٹ کر رہ جائیں گی۔

(38) انھوں نے یہ عمل کیے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انھیں ان کی مزید جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جنھیں چاہے، ان کے اعمال کے مطابق بے شمار رزق دیتا ہے بلکہ ان کے اعمال سے بھی کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔

(39) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے کیے ہوئے اعمال کا انھیں کوئی ثواب نہیں ملے گا جیسے نشیبی زمین میں سراب ہو جسے پیاسا دیکھ کر پانی خیال کرے اور اس کی طرف چل پڑے مگر جب وہ وہاں پہنچے تو اسے کچھ بھی نہ ملے۔ یہی حال کافر کا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے اعمال اسے فائدہ دیں گے حتی کہ جب مرنے کے بعد اسے اٹھایا جائے گا تو وہ ان کا ثواب نہیں پائے گا۔ وہ اپنے رب کو اپنے سامنے پائے گا جو اس کے اعمال کا پورا پورا حساب کر کے اسے دے گا اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

(40) یا ان کے اعمال ان اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر کی تہ میں ہوں جن کے اوپر موجیں ہوں اور ان موجوں پر مزید موجیں ہوں، پھر اوپر بادل چھائے ہوئے ہوں جو ستاروں سے راہنمائی لینے میں بھی حائل ہوں۔ الغرض اندھیرے ہوں جو اوپر تلے تہ بہ تہ ہوں۔ ان اندھیروں میں گھرنے والا جب اپنا ہاتھ نکالے تو شدید اندھیرے کی وجہ سے وہ بھی اسے دکھائی نہ دے۔ یہی صورت حال اس کافر کی ہے جس پر جہالت، شکوک و شبہات، حیرت اور دل پر مہر لگ جانے کے اندھیرے پے در پے چھائے ہوئے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ گمراہی سے ہدایت کی راہ نہ دکھائے اور اپنی کتاب کا علم نہ دے تو اس کے لیے راہ پانے کی کوئی صورت ہے نہ روشنی حاصل کرنے کی کوئی کتاب ہے۔

(41) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نہیں جانتے کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے، زمین کی تمام مخلوقات بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور فضا میں اپنے پر پھیلائے تمام پرندے بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ان تمام مخلوقات میں سے جو نماز ادا کرنے والے ہیں، جیسے انسان، تو اللہ ان کی نماز کو جانتا ہے اور جو تسبیح کرنے والے ہیں، جیسے پرندے، تو اللہ ان کی تسبیح کو بھی جانتا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ ان کے افعال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(42) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اکیلے اللہ ہی کے لیے ہے اور حساب وجزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹنا ہے۔

(43) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر انھیں ایک دوسرے کے ساتھ ملاتا ہے، پھر انھیں تہ بہ تہ اکٹھا کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان بادلوں کے اندر سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان کی جانب سے وہاں موجود گھنے بادلوں سے، جو اپنے بھاری بھرکم ہونے میں پہاڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں، جمے ہوئے پانی کے کنکروں جیسے ٹکڑے (اولے) نازل کرتا ہے، پھر یہ اولے اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے برساتا ہے اور جن سے چاہے انھیں ہٹا دیتا ہے۔ بادلوں سے نکلنے والی بجلی کی چمک اور روشنی اتنی شدید ہوتی ہے کہ گویا آنکھوں کی روشنی ہی لے جائے۔

فوائد: ❀ مومن کو اپنی دنیاوی مصروفیات اور اخروی اعمال میں لازماً موازنہ کرنا چاہیے۔
❀ کافر کا عمل باطل ہے کیونکہ اس میں ایمان کی شرط نہیں پائی جاتی۔
❀ کافر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والی مطیع اور فرمانبردار مخلوقات سے خارج ہے۔
❀ بارش کے تمام مراحل اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور اس کی تقدیر سے ہیں۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝44
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا
يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝45 لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَ
اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝46 وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝47 وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝48 وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ
يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝49 اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ
يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝50
اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝51 وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝52
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا
تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝53

ع 6 10 12 — الثلثة

(44) اللہ تعالیٰ ہی رات اور دن کو چھوٹا بڑا کر کے اور ایک کو لا کر دوسرے کو ختم کر کے اُن میں ردو بدل کرتا ہے۔ بلاشبہ ان مذکورہ نشانیوں میں اللہ کی ربوبیت کے ایسے دلائل ہیں جن میں بصیرت والوں کے لیے ایسی عبرتیں ہیں جو اللہ کی قدرت اور وحدانیت کا ثبوت ہیں۔

(45) اللہ تعالیٰ نے زمین پر چلنے پھرنے والے تمام جانداروں کو نطفے سے پیدا کیا ہے، سو ان میں سے بعض تو اپنے پیٹ کے بل رینگ کر چلتے ہیں، جیسے سانپ اور بعض دو ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے انسان اور پرندے اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں، جیسے چوپائے۔ اللہ جو چاہے، پیدا کرتا ہے، ان میں سے بھی جن کا ذکر ہوا اور ان میں سے بھی جن کا ذکر نہیں ہوا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

(46) یقیناً ہم نے محمد (ﷺ) پر واضح آیات نازل کی ہیں جو حق کے راستے کی رہنمائی کرتی ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے، اسے ایسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں اور وہ راستہ اسے جنت تک پہنچاتا ہے۔

(47) منافق کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اللہ کی اطاعت کی اور ہم نے اس کے رسول کی اطاعت کی، پھر ایک گروہ ان میں سے پھر جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان اور ان کی اطاعت کے دعوے کے باوجود اللہ کی راہ میں جہاد وغیرہ کے حکم میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کرتے۔ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے یہ لوگ مومن ہی نہیں، خواہ وہ اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کرتے رہیں۔

(48) جب ان منافقوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول (ﷺ) ان کے آپس کے جھگڑے چکا دیں تو وہ اپنے نفاق کی وجہ سے آپ کے فیصلے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

(49) اگر انھیں علم ہو کہ حق انھی کا ہے اور آپ فیصلہ انھی کے حق میں کریں گے تو پھر وہ مطیع اور فرمانبردار بن کر آپ کی طرف دوڑے آتے ہیں۔

(50) کیا ان کے دلوں میں دائمی بیماری ہے یا یہ آپ کے اللہ کے رسول ہونے کے بارے میں شک میں ہیں یا انھیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول فیصلے میں ان پر ظلم کریں گے؟ مذکورہ بالا کسی چیز کی وجہ سے بھی ایسا نہیں، بلکہ اصل بات وہ بیماری ہے جو ان کے رسول اللہ (ﷺ) کے فیصلے سے منہ پھیرنے اور آپ سے دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ جب اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ٹھکرانے والے منافقوں کا نقطۂ نظر بیان کیا تو ساتھ ہی اس پر راضی ہونے والے اہلِ ایمان کا نقطۂ نظر بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: (51) ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو وہ کہتے ہیں: ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کا حکم مان لیا۔ انھی صفات کے حامل لوگ دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ (52) اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی بات مانے اور ان کے فیصلے تسلیم کرے اور گناہ و نافرمانی کے ارتکاب سے ڈرے اور اللہ کا حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کام سے رک کر اس کے عذاب سے ڈرے تو بس یہی لوگ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ کر کامیاب ہونے والے ہیں۔

(53) منافق جتنی پختہ اور انتہائی قسمیں کھا سکتے ہیں، وہ کھا کھا کر کہتے ہیں: اگر آپ انھیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیں گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: قسمیں نہ کھاؤ کیونکہ تمھارا جھوٹ معروف ہے اور تمھاری نام نہاد اطاعت کی حقیقت بھی معلوم ہے اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں، خواہ تم اسے جتنا بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

فوائد: ❀ مختلف اقسام کی مخلوقات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہیں۔ ❀ منافقوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اللہ کے فیصلے سے منہ پھیرتے ہیں الا یہ کہ اس فیصلے میں ان کا فائدہ ہو۔ اسی طرح دل کی بیماری، شکوک وشبہات اور اللہ کے بارے میں بدظنی کا شکار رہنا ان کی نمایاں صفات ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور خوفِ الٰہی دنیا و آخرت میں کامیابی کے اسباب میں سے ہیں۔ ❀ جھوٹ پر قسمیں کھانا منافقوں کا عمومی طریقہ کار ہے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ
مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى
الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم
مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن
كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٥٥﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ
آتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾ ع يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ 7 ع 7 13
أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن
قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ
وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ
لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾

(54) اے رسول (ﷺ)! ان منافقوں سے کہہ دیں: ظاہر و باطن میں اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو، پھر اگر تم ان دونوں کی اطاعت کرنے کے حکم سے منہ پھیر لو تو رسول صرف اس تبلیغ کا ذمہ دار ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور تم اس اطاعت کے جوابدہ ہو جو تم پر لازم کی گئی ہے اور اس پر عمل کے ذمے دار ہو جو وہ رسول لایا ہے۔ اگر تم وہ کام کرکے جس کے کرنے کا رسول نے تمھیں حکم دیا ہے اور اس سے رک کر جس سے اس نے تمھیں روکا ہے، اس کی اطاعت کرو تو حق کی راہ پا جاؤ گے۔ رسول (ﷺ) کے ذمے تو صرف کھلم کھلا پہنچا دینا ہے۔ اس کی ذمہ داری تمھیں پکڑ کر ہدایت پر لگانا اور جبراً اس کا پابند کرنا نہیں ہے۔

(55) تم میں سے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے گا اور انھیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے مومنوں کو اس میں خلیفہ بنایا تھا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے دین، جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے، یعنی دین اسلام کو ضرور مضبوط اور غالب کرے گا۔ اس نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ خوف کے بعد انھیں امن و امان عطا کرے گا۔ وہ مجھ اکیلے کی عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ان نعمتوں کے بعد جس نے ناشکری کی تو یقیناً وہی لوگ اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

(56) پورے ارکان و واجبات کے ساتھ نماز ادا کرو اور اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو اور رسول نے تمھیں جو حکم دیا ہے، اسے مان کر اور جس سے تمھیں منع کیا ہے، اس سے رک کر اس کی اطاعت کرو تاکہ تم اللہ کی رحمت پالو۔

(57) اے رسول (ﷺ)! آپ یہ خیال بھی نہ کرنا کہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں پر جب میں عذاب نازل کرنے کا ارادہ کروں تو وہ کہیں بچ نکلیں گے۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو تو یقیناً وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے آزاد بالغ لوگوں کے اجازت لینے کے احکام ذکر فرمائے تو یہاں ان آزاد اور غلاموں کے اجازت طلب کرنے کے احکام ذکر کر دیے جو نابالغ ہیں اور اس کی وضاحت کر دی کہ بچے جب بالغ ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے، چنانچہ فرمایا:

(58) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارے غلام، لونڈیاں اور وہ آزاد بچے جو ابھی بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، وہ بھی تین اوقات میں اجازت لے کر تمھارے پاس آیا کریں: صبح کی نماز سے پہلے جو نیند کے لباس کا بیداری والے لباس سے بدلنے کا وقت ہے اور دوپہر کے وقت جب تم قیلولے کے لیے اپنے (باہر پہننے والے) کپڑے اتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد کیونکہ وہ تمھاری نیند کا اور بیداری کے کپڑے اتارنے اور سونے والے کپڑے پہننے کا وقت ہے۔ یہ تینوں اوقات تمھارے پردے کے ہیں۔ ان میں وہ تم سے اجازت لیے بغیر تمھارے پاس نہ آئیں۔ ان اوقات کے علاوہ اگر وہ اجازت لیے بغیر تمھارے پاس آئیں تو نہ تم پر کوئی گناہ ہے اور نہ ان پر۔ ان کا تمھارے پاس کثرت سے آنا جانا ہوتا ہے اور تم ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہو، اس لیے ہر وقت اجازت لینا باعثِ مشقت ہے اور انھیں پابند کرنا مشکل ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کے احکام تمھارے سامنے کھول کر بیان کیے ہیں، اسی طرح اس نے وہ آیات بھی کھول کھول کر بیان کی ہیں جو تمھارے لیے اس کے دوسرے شرعی احکام بیان کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا ہے اور جو احکام اس نے اپنے بندوں کو دیے ہیں، ان میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ رسول اکرم ﷺ کی پیروی ہدایت یافتہ ہونے کی علامت ہے۔
❀ داعی کو چاہیے کہ وہ پوری محنت وکوشش سے دعوت کا کام کرے جبکہ نتائج اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
❀ ایمان اور نیک عمل زمین میں اقتدار اور امن وامان کے بنیادی اسباب ہیں۔
❀ لوگوں کی پردے کی چیزیں ظاہر ہونے کے اوقات میں اجازت لے کر ان کے پاس جانے کے بارے میں غلاموں اور بچوں کو ادب سکھانا چاہیے۔

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا
اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي
لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ
خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ
وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ
بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ
مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا
فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً
ع 8 4 14 طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾

(59) جب تمھارے بچے بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو انھیں بھی گھر میں داخل ہوتے وقت تمام اوقات میں اجازت لینی چاہیے جیسا کہ بڑوں کے بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے اجازت کے احکام بیان کیے ہیں، اسی طرح وہ تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جاننے والا ہے اور جو شریعت اس نے انھیں دی ہے، اس میں وہ کمال حکمت والا ہے۔

(60) بڑی بوڑھی عورتیں جو بڑھاپے کی وجہ سے حیض اور حمل سے مایوس ہو گئی ہوں جنھیں نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو، وہ اگر اپنے بعض اوپر والے کپڑے جیسے چادر یا برقع وغیرہ اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا پوشیدہ بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں جس کے چھپانے کا انھیں حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ یہ کپڑے بھی نہ اتاریں تو ان کے لیے زیادہ بہتر اور حد درجہ پردے اور پاک دامنی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اقوال خوب سننے والا، تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(61) نابینا، جو بصارت سے محروم ہو، لنگڑا اور مریض اگر جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ کی یہ ذمے داریاں چھوڑ دیں جو وہ پوری نہ کر سکیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اے مومنو! تم پر اپنے گھروں سے اور انھی میں تمھارے بیٹوں کے گھر بھی ہیں یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، یا جن گھروں کی حفاظت پر تم مامور ہو، جیسے باغ کا چوکیدار تو اس میں سے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے دوست کے گھر سے اس کی مرضی اور اجازت سے معمول کے مطابق کھاؤ۔ تم اکیلے اکیلے کھاؤ یا اکٹھے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ سو جب تم مذکورہ گھروں وغیرہ میں داخل ہونے لگو تو گھر میں موجود افراد کو سلام کرتے ہوئے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو اپنے اوپر سلامتی بھیجتے ہوئے یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ (ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو)۔ یہ اللہ کی طرف سے نہایت مبارک تحفہ ہے جو اس نے تم پر لازم ٹھہرایا ہے کیونکہ اس سے تمھارے درمیان الفت و محبت عام ہوتی ہے۔ یہ نہایت پاکیزہ تحفہ ہے جس سے سننے والے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سورت میں مذکورہ بالا وضاحت کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم انھیں سمجھ لو اور ان میں بیان کی گئی باتوں پر عمل کرو۔

فوائد: ❀ بوڑھی عورتوں کو بعض کپڑے (چادر اور برقع) اتارنے کی اجازت اس مسئلے سے شک وشبہ دور کرنے کے لیے ہے۔

❀ دین کے معاملے میں احتیاط متقی و پرہیزگار لوگوں کا شیوہ ہے۔

❀ شرعی عذر احکام شریعت کے لازم ہونے میں تخفیف (نرمی و کمی) کا باعث بنتے ہیں۔

❀ مسلمان معاشرہ بھائی چارے، ہمدردی اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنے والا معاشرہ ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا
مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ
الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ
فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ
الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ
يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ
يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾ ع 9 3 15

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُونَ آيَةً وَّسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○
تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن
لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾

جب اللہ تعالیٰ نے داخل ہوتے وقت اجازت لینے کا ذکر کیا تو واپس جاتے ہوئے اجازت لینے کا ذکر بھی کیا، چنانچہ فرمایا:

(62) اپنے ایمان میں سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب وہ مسلمانوں کی بہتری سے متعلق کسی معاملے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہوں تو جب تک نبیٔ اکرم ﷺ سے جانے کی اجازت نہ لے لیں، واپس نہیں جاتے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو لوگ آپ سے اجازت لے کر واپس جاتے ہیں، وہی صحیح معنوں میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، چنانچہ ایسے لوگ جب آپ سے اپنے کسی اہم کام کے لیے اجازت مانگیں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں، اجازت دے دیں اور ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگیں۔ بلاشبہ اللہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربان ہے۔

(63) اے ایمان والو! رسول اللہ (ﷺ) کی عزت وتکریم کرو، لہٰذا جب آپ کو بلاؤ تو آپ کا نام لے کر یا آپ کے والد کا نام لے کر نہ بلاؤ، مثلاً: یا محمد اور یا ابن عبد اللہ، جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ لیکن تم یوں بلاؤ: یا رسول اللہ! یا نبي اللہ! جب آپ (ﷺ) تمھیں کسی عمومی معاملے کے لیے بلائیں تو آپ کے اس بلاوے کو ایک دوسرے کے بلاوے کی طرح نہ سمجھو جو عام طور پر معمولی کاموں کے لیے ہوتا ہے، بلکہ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے ارشاد کی فوراً تعمیل کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو اجازت لیے بغیر چپکے سے نکل جاتے ہیں، اس لیے رسول اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کہیں اللہ کی طرف سے کوئی آفت اور آزمائش آپڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب آجائے جو ان کی برداشت ہی سے باہر ہو۔

(64) آگاہ رہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا اکیلا اللہ ہے۔ لوگو! تم جس روش پر بھی ہو، وہ اسے بخوبی جانتا ہے۔ اس سے تمھاری کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں۔ قیامت کے دن جب موت کے بعد انھیں اٹھا کر اس کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ انھیں ان اعمال کے بارے میں بتائے گا جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔ اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں۔

سورۃ الفرقان مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: غلبہ وکامیابی رسول اکرم ﷺ اور قرآن کے لیے ہے اور مشرکین کے شبہات دور کیے گئے ہیں۔

تفسیر: (1) بہت بابرکت اور خیر والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے رسول اور پیغمبر بنے اور انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہو۔

(2) وہ اللہ جس اکیلے کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس کی کوئی اولاد ہے نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا اور اپنے علم وحکمت کے تقاضوں کے مطابق ہر چیز کی مناسبت سے اس کی تخلیق کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگایا۔

فوائد: ❀ دینِ اسلام نظم وضبط اور آداب پر مشتمل دین ہے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھنے میں نہایت خیر وبرکت ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کی قدر ومنزلت کا تقاضا ہے کہ تمام لوگوں سے زیادہ آپ کی عزت وتوقیر اور ادب واحترام کیا جائے۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی سنت کی مخالفت کی نحوست بیان ہوئی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ
وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا
وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا ﴿٣﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا
معانقة 10 عند المتاخرين 12 إِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۚ فَقَدْ جَاءُو
ظُلْمًا وَزُورًا ﴿٤﴾ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ
تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٥﴾ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوا
مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ
لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقٰى
إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظّٰلِمُونَ
إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ
1 ع 16 الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِي
إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا
بِالسَّاعَةِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾

③ مشرکوں نے اللہ کے سوا انھیں معبود بنا لیا ہے جو چھوٹی یا بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے انھیں عدم سے وجود بخشا۔ یہ تو اپنی جان سے نقصان دور کر سکتے ہیں نہ اپنے لیے نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی زندہ کو مار سکتے ہیں اور نہ کسی میت کو زندہ کر سکتے ہیں اور نہ مُردوں کو ان کی قبروں سے اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے انھیں اللہ کے ساتھ ان کے شرک کے بارے میں نصیحت فرمائی تو ساتھ ہی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں ان کا موقف بھی ذکر کر دیا، چنانچہ فرمایا:

④ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے محمد (ﷺ) نے خود گھڑ کر اللہ پر بہتان لگاتے ہوئے اس کی طرف منسوب کر دیا اور اس کے گھڑنے میں اور لوگوں نے بھی اس سے تعاون کیا ہے۔ دراصل ان کافروں نے ایک نہایت ہی جھوٹی بات گھڑ لی ہے۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے، کسی انسان یا جن کے بس کی بات ہی نہیں کہ وہ ایسا کلام بنا لائے۔

⑤ قرآن کو جھٹلانے والے ان لوگوں نے کہا: یہ قرآن تو پہلے لوگوں کے افسانے اور جھوٹی کہانیاں ہیں جو وہ لکھتے تھے۔ محمد (ﷺ) نے انھیں نقل کر لیا ہے۔ بس وہی صبح و شام اس کے سامنے پڑھے جاتے ہیں۔

⑥ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: یہ قرآن اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور یہ گھڑا ہوا نہیں جیسا تم سمجھتے ہو، پھر انھیں توبہ کا شوق دلاتے ہوئے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت مہربان ہے۔

⑦ نبیٔ اکرم ﷺ کو جھٹلانے والے مشرکوں نے کہا: یہ جو خود کو اللہ کا رسول سمجھتا ہے، اسے کیا ہے کہ یہ اسی طرح کھانا کھاتا ہے جیسے دوسرے لوگ کھاتے ہیں اور معاش کی تلاش کے لیے بازاروں میں بھی جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جو اس کا رفیق کار ہو، اس کی تصدیق کرے اور مددگار بھی ہو۔

⑧ یا اس پر آسمان سے کوئی خزانہ ہی اتار دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہی ہوتا جس کے پھل وہ کھاتا اور اسے بازاروں میں جانے کی ضرورت نہ ہوتی اور وہ روزی روٹی کی فکر سے آزاد ہوتا۔ ان ظالموں نے کہا: اے مومنو! تم کسی رسول کی پیروی نہیں کر رہے۔ تم تو بس ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہو جس کی عقل جادو کے اثر سے صحیح کام ہی نہیں کرتی۔

⑨ اے رسول (ﷺ)! دیکھیں! تاکہ آپ کو ان پر حیرانی ہو کہ کس طرح کے باطل اوصاف آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جادوگر ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ اس پر جادو کا اثر ہے اور کبھی مجنون اور دیوانہ کہتے ہیں۔ چنانچہ یہ خود حق سے بھٹک گئے ہیں اور ہدایت کے راستے پر چلنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ آپ کی سچائی اور امانت پر جرح کرنے کی کوئی راہ انھیں سجھائی دیتی ہے۔

⑩ اللہ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو ان کی آپ کے لیے تجویز کی ہوئی چیزوں سے بہت بہتر آپ کو عطا کر دے، یہ کہ وہ آپ کو دنیا میں ایسے باغات عطا کرے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہوں اور آپ ان کے پھل کھائیں اور آپ کو بہت سے محلات عطا کر دے جن میں آپ ناز و نعمت سے رہیں۔

⑪ یہ سب باتیں جو وہ کہہ رہے ہیں، یہ حق کی طلب یا دلیل کی تلاش کے لیے نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے قیامت کو جھٹلا دیا ہے اور جس نے قیامت کو جھٹلایا، اس کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی بہت بڑی آگ تیار کر رکھی ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات میں معبود برحق کی یہ صفات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ پیدا کرنے والا، نفع دینے کا مالک اور موت و زندگی دینے والا ہے جبکہ بت ان تمام خوبیوں سے عاری ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت اور رحمت کا اثبات ہے۔ ❀ رسالت کی وجہ سے رسول کی ذات سے بشریت کی نفی لازم نہیں آتی۔ ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی تواضع کا بیان کہ آپ عام لوگوں کی طرح رہتے تھے۔

إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍۭ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ﴿١٢﴾
وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ
ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا
كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ
خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ
عِبَادِي هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا سُبْحَٰنَكَ
مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَ
لَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًۢا
بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا
وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾
وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ
الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ
لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾ ع

ع 2 / 11 / 17

(12) جب یہ آگ دور سے ان کافروں کو دیکھے گی کہ انھیں اس کی طرف ہانک کر لایا جارہا ہے تو کافر شدتِ غضب سے اس کا کھولنا، بپھرنا اور دہاڑنا سن لیں گے۔

(13) جب یہ کافر اس طرح جہنم کی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنجیروں سے جکڑے ان کی گردنوں میں بندھے ہوں گے تو یہ اس سے نجات کی امید پر اپنے لیے ہلاکت و بربادی اور موت ہی موت پکاریں گے۔

(14) اے کافرو! آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں اور موتوں کو پکارو، لیکن پھر بھی تمھارا مطالبہ پورا نہ ہوگا، بلکہ اس دردناک عذاب میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

(15) اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: کیا یہ مذکورہ عذاب جس کی تفصیل تمھارے لیے بیان ہوئی ہے، زیادہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت جس کی نعمتیں دائمی ہیں اور کبھی ختم نہ ہوں گی؟ یہی وہ جنت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں میں سے متقیوں اور پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کے لیے ثواب اور قیامت کے دن ان کے لوٹنے کی اصل جگہ بنے گی۔

(16) ان کے لیے اس جنت میں وہ سب نعمتیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ یہ اللہ کے ذمے وعدہ ہے جس کا اس کے متقی بندے اس سے سوال کریں گے اور اللہ کا وعدہ ہر صورت پورا ہوگا کیونکہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(17) اللہ تعالیٰ جس دن جھٹلانے والے مشرکوں کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے رہے، انھیں جمع کرے گا تو ان معبودوں کے عبادت گزاروں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان معبودوں سے کہے گا: کیا میرے ان بندوں کو تم نے اپنی عبادت کا حکم دے کر گمراہ کیا تھا یا یہ از خود ہی گمراہ ہوئے تھے۔

(18) وہ معبود کہیں گے: اے ہمارے رب! تو اس بات سے پاک ہے کہ تیرا کوئی شریک ہو۔ خود ہمیں ہی زیبا نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے تو ہم تیرے بندوں کو یہ دعوت کیسے دے سکتے تھے کہ وہ تجھے چھوڑ کر ہماری عبادت کریں؟! لیکن تو نے ان مشرکوں کو ڈھیل دیتے ہوئے دنیا کی لذتوں کا سامان دیا اور اس سے پہلے تو نے ان کے آباء واجداد کو بھی دنیوی فائدہ دیا یہاں تک کہ وہ تیری نصیحت بھلا بیٹھے اور انھوں نے تیرے ساتھ غیروں کی عبادت کی۔ یہ اپنی بدبختی کی وجہ سے ہلاک ہونے والے لوگ ہی تھے۔

(19) اے مشرکو! جن کی تم نے اللہ کے سوا عبادت کی، انھوں نے یقیناً تمھاری تمام باتوں کو جھٹلا دیا جن کا تم نے ان کے بارے میں دعویٰ کیا تھا۔ اب اپنی بے بسی کی وجہ سے نہ تم میں خود سے عذاب دور کرنے کی طاقت ہے نہ اپنی مدد کرنے کی ہمت۔ اے مومنو! تم میں سے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے ظلم کیا، ہم اسے بھی اسی طرح کا بڑا عذاب چکھائیں گے جس طرح کا انھیں چکھایا جن کا ذکر کیا گیا ہے۔

جب مشرکوں نے اس بات کو برا سمجھا کہ رسول (ﷺ) کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا:

(20) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، وہ سب کے سب بشر تھے۔ وہ کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔ آپ اس حوالے سے رسولوں میں انوکھے نہیں ہیں۔ اے لوگو! ہم نے مال و دولت، فقر، صحت اور بیماری میں اس اختلاف کے باعث تمھیں ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ تمھیں جس آزمائش میں ڈالا گیا ہے، کیا تم اس پر صبر کرو گے کہ اللہ تمھیں تمھارے صبر کا بدلہ دے؟! اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے کہ کون صبر کرتا ہے اور کون نہیں، نیز کون اس کی اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے۔

فوائد: ❀ یہاں ترغیب وترہیب کو اکٹھا کر دیا گیا ہے، یعنی اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور اس کے ثواب کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ ❀ دنیا کا ساز وسامان اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے۔ ❀ رسولوں کا بشر ہونا لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے تاکہ ان کے ساتھ عام برتاؤ میں آسانی ہو۔ ❀ نعمتوں اور سزاؤں میں لوگوں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ امتحان ہے جو وہ اپنے بندوں سے لیتا ہے۔